Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۲۱ نبوت ۱۳۶۸ ہش ، ۲۱ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۲

## نظام کا صحیح ہونا ضروری ہے

" نظام کا بڑا ہونا فی ذاتہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کوئی بوجھ نہیں ہے۔ اس نظام کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ اگر نظام صحیح ہو جائے اور چل پڑے تو ساری کائنات کا خدا بھی عرش پر مسلّط ہو سکتا ہے۔"

( ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ( الرابع ) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۱ )

# ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔
اوّل: حق اللہ کی بجاآوری میں کمی یا کوتاہی
دوم: حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

اصل اصولِ عبادت بھی یہی ہیں کہ ان دونوں حقوں کی محافظت کماحقّہٗ کی جاوے اور گناہ بھی انہی میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔ اپنے عہد پر قائم رہو۔ اور جو الفاظ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر بطورِ اقرار زبان سے نکالے ہیں ان پر مرتے دم تک قائم رہو۔ انسان بعض اوقات دھوکہ کھاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے لئے توبہ کا درخت بو لیا ہے اب اس کے پھل کی امید رکھتا ہے یا ایمان میں نے حاصل کر لیا ہے۔ اس کے اب نتائج مترتب ہوتے کا منتظر ہوتا ہے۔ مگر اصل میں وہ خدا کے نزدیک نہ تائب اور نہ سچا ( ایمان لانے والا ۔ ناقل ) کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی اور منظوری کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو وہ چیز اس کی نظر میں ردّی اور حقیر ہوتی ہے۔ اس کی کوئی قدر و قیمت خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جب کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے جبتک کوئی چیز اسکی پسندیدگی میں نہ آوے تب تک اس کی نظر میں ایک ردّی محض اور بے قیمت ہوتی ہے تو جب انسان کا یہ حال ہے تو خدا تو قدوس اور پاک اور بے لوث ہستی ہے وہ ایسی ردّی چیز کو اپنی جناب میں کب منظور کرنے لگا۔؟"

( ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۲ )

• محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ ( کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ ) بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ پتہ میں پتھری اور یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

• مکرم منور احمد خالد صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ قارئین کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سچائی اختیار کرو اس کے نتیجہ میں دوسری نیکیوں کی بھی توفیق مل جائے گی

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ( اللہ آپ سے راضی ہو )

سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جن اخلاق کو وہ خدا تعالیٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا انہیں بندوں کے ڈر کی وجہ سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سچائی کی قیمت سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اپنے گردو پیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں کہ جب ان سے سوال کیا جائے تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے۔ مثلاً اگر ان سے پوچھا جائے "کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے" تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اس لئے نہیں کہتے کہ سستی کی وجہ سے انہوں نے کام نہیں کیا۔ اور جہاں انہیں جانے کے لئے کہا گیا تھا وہاں نہیں گئے۔ اور "نہیں گئے" اس لئے نہیں کہتے کہ ان کا جرم پکڑا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اصل بات یہ ہے کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا۔ اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کر دیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے۔ کہ میں فلاں جگہ نہیں گیا۔ بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے۔ تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے۔ اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے۔ تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے۔ لیکن اصلاح نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے، خاندان کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔

پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی کو اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گزرے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہو سکتی۔ ہم

باقی صفحہ ۳ پر

## عشرۂ وصولی وقفِ جدید ۲۴ نومبر تا ۳ دسمبر منایا جا رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ نبوت ۱۳۶۸ ہش — ۲۱ نومبر ۱۹۸۹ء

# مطالبات

تحریک جدید کے مطالبات کی بات ہوتی ہے تو سب سے پہلے چندہ سامنے آتا ہے اور ٹھیک ہے ہونا بھی چاہیئے کیونکہ روپے کے بغیر گاڑی کب چلتی ہے۔ اور ہمیں تو نہ صرف اپنی گاڑی کو چلانا ہے بلکہ تیز چلانا ہے۔ منزل دُور بھی ہے اور مشکل بھی۔ اور تحریک جدید کے بہت سے مطالبات ہمارے کردار کو اس طرح ڈھالنے کے لئے ہیں کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق نہیں بلکہ مذہب کی ضرورت کے مطابق مالی قربانی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالے آپ سے راضی ہو) نے فرمایا

"اگر تمہیں تحریک جدید میں حصّہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالے تمہیں حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ ۲۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصّہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصّہ نہیں لیا تو اللہ تعالے تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصّہ لے سکو۔ ۳۔ اگر تم نے اس میں حصّہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا اپنی کسی عمل کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے"

نیز حضور نے فرمایا

"جماعت کو چاہیئے کہ تمام افراد کو کھینچ کر تحریک جدید میں شامل کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے اس میں تھوڑا حصّہ بھی لیں گے تو بعد میں وہ زیادہ حصّہ بھی لینے لگ جائیں گے"

ایک تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم ہر وقت یہ دعا کرتے رہیں کہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالے آپ سے راضی ہو) کی یہ ساری دعائیں ہم سب کے حق میں خوب خوب قبولیت کا درجہ پائیں اور ہم کھول کر تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کر سکیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالے ہمیں توفیق دے کہ باقی تمام مطالبات جو ہمیں مالی قربانی میں ممد ثابت ہو سکتے ہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ صرف ایک مالی مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے کئی دیگر مطالبات ہیں جن پر عمل کرنا انتہائی لازمی ہے۔

ہماری منزل دور ہے اور مشکل بھی۔ اس کو قریب لانے اور اسے آسان بنانے میں سب سے زیادہ ضرورت مالی قربانی کی ہے۔ ہمیں ساری دنیا میں پھیلنا ہے اور بہت کچھ کرنا ہے۔ جماعت کیلئے بھی اور جماعت سے فی الحال باہر لوگوں کیلئے بھی۔ ہمیں خدمت کرنی ہے اور خدمت کیلئے سب سے پہلے روپے کی ضرورت ہے

ڈر خدا سے ڈر مگر کس طرح ڈر
کیا سمجھ رکھا ہے اس کو تُونے اک شیرِ ببر؟
یوں نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں
تیرے ڈر پر ہو فقط اس کی محبت کا اثر

ابوالاقبال

---

یوں دِل کا ساتھ چھوڑ کے دِل کی نوا چلی
جیسے چمن سے رُوٹھ کے مَوجِ صَبا چلی

یہ سوچ کیا ہوئیں وہ چمن کی کہانیاں
یہ تجزیہ نہ کر ۔ کہ کِدھر کی ہَوا چلی

ہم بھی عجیبِ ظرف کے اِنساں ہیں دوستو
اس اِضطراب میں بھی ہمیں نیند آ چلی

منزل کے زخم پر نہیں ماتم سرا کوئی
بانگِ جرس میں ڈُوب کے آوازِ پا چلی

ساحل کی ہے تڑپ نہ بھنور کی تلاش ہے
کچھ تو بتا یہ کشتی کِدھر ناخدا چلی

آنکھوں میں دُھول چھائی ہے صحرائے درد کی
خُوشبو کی ایک رَو بھی کئی دِل دُکھا چلی

ثاقبؔ دیارِ لالہ و گل جل کے رہ گیا
موجِ نسیم صُورتِ بادِ فنا چلی

ثاقبؔ زیروی

---

## تحریک جدید کے وعدے

# مسابقت الی الخیرات کا ثواب حاصل کریں

تحریک جدید کے نئے سال (چھپنویں سال) کا اعلان ہو چکا ہے۔ مخلصین جماعت انفرادی اور جماعتی سطح پر مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد کے اسماء پر مشتمل پہلی فہرست بغرضِ دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ امسال وعدوں کو پیش کرنے کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ نئی صدی کا پہلا سال ہے اور گذشتہ سالوں کی نسبت بہت وسیع و عریض کام ہے۔ جس کی ذمہ داری بااحسن طریق ہم نے ادا کرنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالے پر توکل کرتے ہوئے اور اُس کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے نمایاں اضافہ کے ساتھ مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کے تحت وعدہ جات مرکز میں بھجوانے کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش فرمائی جائے۔ جملہ افراد جماعت (بشمول بچگان و مستورات) سے اسم وار وعدے لئے جائیں۔ مخیر دوستوں کو معاونین خصوصی میں شمولیت کی دعوت دی جائے۔ وفات شدہ بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے جائیں تا آنکہ ہر جماعت کی قربانی گذشتہ سال کی قربانی سے کم از کم دس فیصد اضافہ کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

وکیل المال اوّل ۔ تحریک جدید ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

حضرت میر صاحب جس بلند پایہ کے طبیب اور عالم تھے وہ جماعت سے مخفی نہیں ہے۔ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ نئی پود کو اپنے اندر بزرگوں کے شمائل سے باخبر رکھا جائے اور وہ ان کے کارہائے نمایاں کا بہ نگاہ زیر مطالعہ رکھیں تاکہ تربیت کے جتنے بھی پہلو ان کے کردار میں موجود تھے ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ذیل میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے چند رفقاء جنہوں نے آپ کو قریب سے دیکھا اور آپ سے بہت کچھ حاصل کیا کے مضامین میں سے چند منتخب اقتباسات قارئین کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ (منصور احمد مبشر)

**حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا:**

"حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ انہیں بچپن سے ہی کس قدر اخلاص تھا۔ اس امر کا احساس خود حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی تھا۔ یہ امر ایک واقعہ سے ظاہر ہے جب کہ حضرت میر صاحب۔ ہنوز تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کے والدین کو یہ خیال ہوا کہ ان کی شادی کر دی جائے اور ان کا انتخاب حضرت میر صاحب کی پھوپھی کی بیٹی کا تھا۔ مگر آپ کو کسی وجہ سے ابھی شادی کرنا پسند نہ تھا ابھی عمر بھی چھوٹی تھی اور انہوں نے انکار کر دیا گھر میں اس کا چرچا ہوا۔ حضرت حرم سیدنا بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کے والدین بہت فکر مند ہونے لگے۔

بات رفتہ رفتہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تک پہنچی کہ گھر میں سب کی خواہش ہے کہ اسمٰعیل کی شادی ہو جائے مگر اسمٰعیل نہیں مانتا۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگ غمگین نہ ہوں میں اسمٰعیل کو کہتا ہوں اور وہ مان لے گا۔ چنانچہ حضور نے خط لکھا اور حضرت میر صاحب نے فوراً تسلیم کر لیا۔"

**حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فرمایا:**

"اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادات اور معرفت کے لحاظ سے آپ کے اندر عبد فرمانبردار کا بہترین نمونہ پایا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شفقت کی رُو سے آپ کی ڈاکٹری معالجات کا فن جو انواع و اقسام کے مریضوں اور بیماروں کے علاج کے طور پر شب و روز مسلسل فائدہ بخش ہوتا رہتا شفقت علیٰ خلق اللہ کے معنوں میں احسانات کا ایک وسیع سلسلہ تھا۔ جس کی رُو سے آپ کا عبدِ محسن ہونا نمایاں شان رکھتا تھا۔ چنانچہ جس جس علاقہ میں بھی آپ نے اپنے اوقاتِ گرامی کو گزارا وہاں کے بیمار اور تیماردار اب تک آپ کے حد درجہ مداح پائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

**خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال نے فرمایا:**

"طبیعت ایسی سادہ پائی تھی کہ خود پسندی اور خود ستائی نام کو نہ تھی۔ مجلس میں کبھی نمایاں جگہ پر نہ بیٹھتے تھے بلکہ ہمیشہ معمولی جگہ پسند کرتے۔ جلسہ میں صدر بننا پسند نہ کرتے تھے اگر کبھی آپ کو مجبور کیا جاتا تو بادلِ ناخواستہ منظور فرماتے اور صدارتی ریمارکس میں اعلیٰ درجہ کی نصائح فرماتے۔ آپ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے مداہنت قطعاً پسند نہیں کرتے تھے۔ تاہم حق بات اس طرح بیان کرتے کہ کسی کو بُرا معلوم نہ ہوتا۔ طبیعت نہایت متواضع تھی۔ اور تواضع میں کوئی تصنع نہ تھا۔ اور نہ کسی قسم کا رنج و ملال دل میں لاتے۔

۔۔۔۔ متواضع ہونے کے علاوہ آپ نہایت خوش طبع اور بے لوث انسان تھے۔ ہر شخص جو ان سے بات کرتا یہی سمجھتا کہ میرے ساتھ ان کا خاص مشفقانہ تعلق ہے اور ہر چند ایک نہیں بلکہ بلا مبالغہ ہزارہا احباب آپ کی اس خوبی کا اعتراف کریں گے

---

**مکرم جناب خواجہ غلام نبی صاحب نے فرمایا:**

"خدا تعالیٰ نے حضرت میر صاحب کو جہاں بچپن سے لیکر آخری دم تک غیر معمولی احسانات اور انعامات سے نوازا وہاں حضرت میر صاحب نے بھی اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی اطاعت اور اس کی مخلوق کی خدمتگزاری میں صرف کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کیلئے آپ کو اہلیت بھی غیر معمولی عطا فرمائی تھی۔ دین کا حقیقی علم بخشا اور اس کی اشاعت اور دعوت الی اللہ کا بہترین ملکہ دیا نظم و نثر میں وہ اثر قوت، شوکت اور دلکشی و دلبیت کہ پڑھنے والے پر وجد طاری ہو جاتا۔

پھر آمد اور روانی کا یہ حال کہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کے تمام پہلوؤں کو نہایت آسان سادہ اور عام فہم الفاظ میں واضح کر کے رکھ دیا۔ آپ اپنے بہترین اور بلند پایہ افکار اور مضامین سے ہمیشہ الفضل کو نوازا کرتے۔ الفضل بھی شکر گزاری کے ہاتھوں لیتا اور مفید ترین سمجھ کر شائع کرتا۔۔۔۔۔۔

آپ دینی مسائل کے متعلق بہترین لکھنے والے اور بکثرت لکھنے والے تھے جس سے علم الادیان میں دسترس رکھنے اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا حق ادا کرنے کا ثبوت ملتا۔ اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے علم الابدان بھی خصوصیت سے عطا فرمایا تھا اور دستِ شفاء بخشا تھا۔ اس انعام کا بھی آپ نے خوب خوب حق ادا کیا۔۔۔

آپ کے اخلاق ایسے اعلیٰ، عادات اتنی پاکیزہ، اطوار اس قدر پیارے، اشغال ایسے پسندیدہ اور اعمال اتنے قابلِ تعریف تھے کہ آپ کو تمام صفاتِ حسنہ کا قابلِ رشک نمونہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

**جناب حکیم عبداللطیف صاحب نے فرمایا۔**

"حضرت میر صاحب کو جماعت احمدیہ میں جو ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے وہ سلسلہ کے کسی فرد سے مخفی نہیں۔ آپ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہ صرف شدید روحانی تعلق رکھتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو قریبی جسمانی رشتہ بھی حاصل تھا۔ اس جسمانی رشتہ کے تعلق کی وجہ سے نیز اپنی ذاتی اعلیٰ استعداد کے باعث حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت صالحہ میں رہ کر آپ کو روحانی برکات حاصل کرنے کے ایسے بے نظیر مواقع ملے جو دوسروں کو کم ہی نصیب ہو سکتے تھے۔

آپ دہلی کے ایک نجیب الطرفین سید خاندان کے فرد تھے پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی فطری استعدادیں عطا کی تھیں۔ نیز آپ علمی اور مذہبی ماحول میں پروان چڑھے تھے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت ایک لمبے عرصہ تک میسر آئی تھی۔

حضرت میر صاحب ایک باکمال صوفی تھے اور اللہ تعالیٰ کے عشاق اور محبین میں سے کامل عاشق۔ آپ کا دل عشقِ الٰہی کا ایک آتشدان تھا۔ آپ کی روح ہر وقت آستانۂ خداوندی پر آبِ زلال کی طرح بہتی رہتی تھی۔ کسی وجود کے عاشقِ الٰہی ہونے کا سب سے بڑھ کر ثبوت یہ ہے کہ عاشق اپنے ازلی ابدی محبوبِ حقیقی کی خاطر اپنی جان مال اولاد عزت سب کچھ قربان کر ڈالے اور احکام ایزدی کے تحت اپنے تن من دھن کو بیچ دے اور دنیا کے کس مرحلہ میں اسے لغزش نہ آئے۔۔۔۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طفیل حضرت میر صاحب قبلہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام مراحل طے فرما لیئے تھے اور وہ عشاق الٰہی کی صف اول میں شامل و داخل ہو گئے تھے۔ اپنے سن شعور سے لے کر وفات تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قسم کی جانی مالی بدنی لسانی حالی و قالی قربانی سے دریغ نہیں کیا اور خدا کے پاک دین اور سلسلہ حقہ کے دامے درمے قدمے سخنے مرتے دم تک خدمات بجا لاتے رہے اور ان خدمات کے سلسلے میں ایسے ثابت قدم رہے کہ بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔"

---

**بقیہ: ارشادات امام رابع**

فیصلہ کر لو کہ ہم نے سچ بولنا ہے، چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں۔ شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلد درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے۔ لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جا سکتی ہے لیکن نتیجہ اس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یُوسف سہیل شوق

# جماعت احمدیہ کینیڈا

## ایک ٹیلیویژن ہر ہفتہ احمدیّت پر پروگرام نشر کرتا ہے

### مکرم کرنل ریٹائرڈ محمد سعید صاحب مربیّ سلسلہ کینیڈا سے ایک گفتگو

مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب مربیّ سلسلہ مقیم کینیڈا پچھلے دنوں ربوہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے کینیڈا کی جماعت کے بارے میں بعض باتیں کیں۔

مکرم محمد سعید صاحب پاکستان آرمی سے ۱۹۷۲ء میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی۔ ایک سال صدر انجمن میں خدمتِ دین کا موقع ملا۔ اس کے بعد کینیڈا تشریف لے گئے۔ ۱۹۸۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی تقرری بطور مربیّ سلسلہ فرمائی، اور آپ نے کینیڈا میں کام شروع کر دیا۔

کینیڈا میں آپ نے وینکوور مشن ہاؤس (صوبہ برٹش کولمبیا) میں دو سال تک کام کیا۔ پھر کیلگری (البرٹا) میں ۸ ماہ اور اب حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق احمدیہ مشن کینیڈا کے سیکرٹری کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

مکرم کرنل سعید صاحب نے کینیڈا کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کینیڈا کے امیر جماعت احمدیہ اور مربیّ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب کی طرف سے اور تمام احباب جماعت کینیڈا کی طرف سے تمام احباب جماعت کو سلام پہنچایا۔

انہوں نے بتایا کہ کینیڈا میں خدا کے فضل وکرم سے دو درجن کے قریب جماعتیں مختلف شہروں میں قائم ہیں اس کے علاوہ درجن بھر شہروں میں احمدیوں کے اکّا دُکّا گھرانے آباد ہیں۔ کینیڈا میں چھ باقاعدہ مشن ہاؤسز کام کر رہے ہیں جن میں مرکزی مشن ٹورانٹو میں ہے اس کے علاوہ مانٹریال، سسکاٹون، کیلگری، ایڈمنٹن اور وینکوور میں جماعت کے ذاتی خرید کردہ مشن ہاؤسز موجود ہیں۔ ان تمام جگہوں پر باجماعت نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کیلگری مشن ہاؤس باقاعدہ بیت الذکر کی صورت میں موجود ہے۔ کیلگری شہر کی مشن روڈ نامی سڑک پر ایک گرجا اور ملحقہ عمارات ۱۹۸۸ء میں خرید کی گئیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کے تاکیدی ارشاد کی روشنی میں جنہوں نے یہ گرجا جماعت کے ہاتھ فروخت کیا ان سے باقاعدہ تحریری اجازت لینے کے بعد اس گرجا کو بیت الذکر کی شکل دے دی گئی۔ چنانچہ اس بیت الذکر کا رسمی افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ کینیڈا ۱۹۸۹ء کے موقع پر فرمایا

مکرم کرنل سعید صاحب نے بتایا کہ ٹورانٹو میں مرکزی مشن ہاؤس میں بیت الذکر کی عمارت زیرِ تعمیر ہے۔ بلڈنگ پرمٹ مل چکا ہے۔ بنیادوں کی کھدائی بھی ہو چکی ہے اور تعمیر کا کام سرعت سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ دو مزید مقامات پر موجودہ مشن ہاؤس کی تنگی کے پیشِ نظر وسیع قطعات اراضی خرید کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سسکاٹون میں چار ایکڑ کا رقبہ لیا گیا ہے۔ اس جگہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے بیت الذکر کا سنگِ بنیاد اپنے حالیہ دورہ ۱۹۸۹ء کے موقع پر رکھا ہے۔ اسی طرح ایڈمنٹن شہر میں ۱۶ ایکڑ پر مشتمل ایک وسیع و عریض قطعہ اراضی ۱۹۸۹ء کے شروع میں خرید کیا گیا ہے ابھی اس پر تعمیر شروع نہیں ہوئی۔ وینکوور کا مشن ہاؤس بھی اپنی وسعت میں تنگ ہو چکا ہے۔ نئی جگہ خریدنے کے لئے موزوں وسیع قطعہ اراضی کی تلاش جاری ہے۔

ہم نے کرنل سعید صاحب مربی سلسلہ سے دریافت کیا کہ یہ بتائیں کہ کینیڈا کی حکومت کا جماعت کے ساتھ رویّہ کیسا ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا حکومت کا رویّہ ہم سے ہمدردانہ ہے کہ چونکہ ہم پوری طرح سے ملکی قانون کی پابندی کرتے ہیں اس لئے پاکستان یا دیگر ممالک سے جو احمدی کینیڈا آئے ہیں۔ ان سے کینیڈا کی حکومت ہمدردی کا سلوک کرتی ہے اور انہیں قیام کرنے کی اجازت اور سہولتیں دیتی ہے۔ شروع سے ہی گزارہ الاؤنس (ویلفیئر) ملنا شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ خدا کے فضل وکرم سے یہاں آنے والے احمدی بڑے مطمئن اور خوشحال ہیں۔

کرنل صاحب موصوف نے بتایا کہ اگرچہ کینیڈا جیسے وسیع وعریض ملک میں جماعت کی عددی قوّت نسبتاً کم ہے لیکن اس کے باوجود خدا نے محض اپنے فضل سے جماعت کو غیر معمولی اثر و رسوخ عطا فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر ونّی پیگ کے شہر میں جماعت محض چند گھرانوں پر مشتمل ہے لیکن ان کے اثر و رسوخ کا عالم یہ ہے کہ جیسے یہاں کئی ہزار احمدی رہتے ہوں۔ ان کا پریس اور پبلک پر بڑا اچھا اثر ہے، چنانچہ یہاں کا ٹی وی ہفتے میں ایک پروگرام احمدیوں کے بارے میں نشر کرتا ہے۔ نصف گھنٹے کا یہ پروگرام ایک مخلص احمدی دوست مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر ہر ہفتے پیش کرتے ہیں جس میں احمدیّت کا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

مکرم کرنل سعید صاحب نے بتایا کہ مکرم نسیم مہدی صاحب خدا کے فضل وکرم سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اب جب حضور دورے پر تشریف لائے تو ہمارے سالانہ جلسے میں بھی شمولیّت فرمائی۔ اس جلسے کی ایک روایت یہ ہے کہ ہم ایسے بچوں کو جنہوں نے دوران سال قرآن کریم ختم کیا ہو ایک قرآن کریم اور دس ڈالر انعام دیتے ہیں۔ اس جلسے کے موقع پر یہ انعام حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ اس جلسے کے موقع پر سال بھر میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والوں کو بھی انعامات دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کارکنوں کو انعامات دیئے گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نسیم مہدی صاحب کو جو انعامات حاصل کرنے والوں کے نام پکار رہے تھے، مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک نام آپ بھول گئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نے اپنی فہرست پر ایک نظر دوبارہ ڈالی اور عرض کیا۔ حضور میں تو کوئی نام نہیں بھولا! اس پر پیارے آقا نے اپنے دلنشیں تبسّم کے ساتھ فرمایا۔ آپ اپنا نام بھول گئے ہیں۔ یہ فرما کر نسیم مہدی صاحب کو پاس بلا کر۔ انہیں معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ ان کی گردن پر بوسہ دیا، اور اپنی جیب سے قلم نکال کر انہیں انعام دیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ جماعت کینیڈا کی ترقی اور استحکام کیلئے دعائیں کریں۔

---

یادِ رفتگان

## مکرم چوہدری غلام احمد صاحب
### سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور

عزیزہ منصورہ چوہدری صاحبہ کہتی ہیں:

میرے ابو کی وفات کو چھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اُس وقت میں چھٹی یا ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ میرے ابو کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ ان کی دینی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھتے۔ سکول میں ہونے والے علمی مقابلوں اور ناصرات کے مقابلوں کے لئے ہمیں خود تیاری کرواتے اور اگر انعام ملتا تو بہت خوشی کا اظہار کرتے۔

ابو بہت محنتی تھے۔ بسا اوقات چھٹی کے بعد بھی دفتری کام جاری رکھتے۔ بعد میں گھر آ کر تھوڑے سے آرام کے بعد جماعتی کاموں میں مشغول ہو جاتے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا۔ اُن دنوں باجماعت نمازوں کا اہتمام بھی ہمارے ہی گھر پر ہوا کرتا تھا۔ آپ کو کتابیں جمع کرنے اور مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اپنی لائبریری سے احباب جماعت کو بڑی فراخ دلی سے کتب پڑھنے کو دیتے۔ اور اپنے بچوں کو بھی سلسلہ کی کتب پڑھنے کی تاکید کرتے۔

جماعت احمدیہ اور امام جماعت سے والہانہ عشق تھا۔ یہی جذبہ آپ نے اپنی اولاد میں بھی پیدا کیا۔ ہمیں بڑے اہتمام سے مرکزی اجتماعات میں بھجواتے اور جانے سے پہلے مختلف دینی مقابلوں میں شمولیّت کی تیاری کرواتے۔ بچوں سے کبھی سلام کرنے میں بھول ہو جاتی یا کبھی کوئی فروگذاشت ہو جاتی تو نہایت پیار سے اس کی اصلاح فرماتے۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ابو کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# بھارت تبدیلیوں کا چیلنج

'نیوز ویک' امریکہ کا ایک نہایت وقیع ہفتہ وار رسالہ ہے اگر کوئی غیر یورپی یا غیر امریکی اس رسالے میں تسلسل کے ساتھ تیسری دنیا کے متعلق یا بعض اور موضوعات کو اپنا ہدف بنا کر لکھے تو یقیناً یہ بات کہنا نادرست نہ ہوگا کہ وہ دنیا کے مانے ہوئے صحافیوں میں سے ایک ہے۔

پران گپتا جو ہیں تو ہندوستانی لیکن ایک عرصہ سے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ نیوز ویک میں تیسری دنیا کے متعلق لکھتے ہیں۔

ایک کتاب حال ہی میں انہوں نے اپنی صحافیانہ چابک دستی کے ساتھ ترتیب دی ہے جس کا عنوان ہے:

"بھارت ـــ تبدیلیوں کا چیلنج"

انگریزی میں کتاب کا نام ہے:

"INDIA, THE CHALLENGE OF CHANGE" چونکہ وہ ایک صحافی ہیں۔ اس لئے انہوں نے کتاب کو صحافیانہ رنگ دیتے ہوئے بھارت کے متعلق جو باتیں بھی پیش کی ہیں وہ زیادہ تر ان گفتگوؤں پر مشتمل ہیں جو انہوں نے بھارت کے مختلف لوگوں سے ـــ جو زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں ـــ کیں۔ مثلاً وہ سیاست دانوں سے ملے۔ وہ بیوروکریٹس سے ملے۔ وہ صنعت کاروں سے ملے۔ وہ صحافیوں سے ملے۔ وہ اپنے دوستوں سے ملے اور جیسے کہا جاتا ہے سڑکوں پر چلنے والے عام لوگوں سے بھی ملے اور جو کچھ ان لوگوں نے انہیں بھارت کے متعلق بتایا۔ اسے انہوں نے لفظاً لفظاً ضبط تحریر میں لا کر اس کتاب میں پیش کیا ہے۔ ایسی کتاب عام طور پر اس لئے خاصی کامیاب سمجھی جاتی ہے کہ اس میں اپنی طرف سے بہت کم باتیں ہوتی ہیں اور دوسرے لوگوں کی باتیں جو ان کے دل اور ان کے ضمیر کی آواز ہوتی ہے وہ زیادہ پیش کی جاتی ہے۔ پران گپتا۔ چونکہ ایک لمبے عرصہ سے صحافتی میدان میں کام کر رہے ہیں اور صحافت بھی بہت

اونچی یعنی نیوز ویک میں لکھتے ہیں اس لئے وہ اس راز سے خوب واقف تھے کہ کسی علاقے یا کسی ملک کے متعلق کچھ کہنا ہو تو اپنی رائے سے زیادہ لوگوں کی رائے پیش کرنی چاہیئے۔ وہ اپنی ان ملاقاتوں میں وزرائے اعلیٰ سے بھی ملے اور دفتروں کے چپڑاسیوں سے بھی اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ صحیح طور پر بھارت کے باسیوں کے خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب وہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ سے ملے اور یہ وہ موقعہ تھا جب چند ہی روز پہلے مسز اندرا گاندھی کو قتل کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب یوں معلوم ہوتا تھا کہ مرجھائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حقیقی لیڈر تو چلی گئی ہے۔ اب دیکھیئے ان کے بعد آنے والا کیا کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنی ہندوانہ روایات میں ہمیشہ اس دنیا سے گزر جانے والوں کی اچھائیوں کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ لوگوں کے خیالات اور ان کی آراء پیش کرتے ہوئے مصنف اپنی طرف سے ایسے جملے ان کے ساتھ شامل کرتے ہیں جن سے پڑھنے والے کی دلچسپی قائم رہتی ہے۔

آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے انگریزی میں گفتگو کی۔ لگتا نہیں تھا کہ ان کی عمر ساٹھ سال ہے۔ اگرچہ کہتے یہی ہیں کہ ان کی عمر ساٹھ سال ہے۔ اور ان کی ایک دفعہ ہارٹ سرجری (یعنی دل کا اپریشن) بھی ہو چکا ہے۔

ان کا زعفرانی لباس اور ان کے کمرے میں مدھم روشنی غالباً ان کی جوانی کی غمازی کرتی تھی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہ شخص ساری زندگی اپنے تصوراتی خیالات کو کامیاب کرنے میں وقت صرف کرتا رہا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ گپتا کی کتاب بہت حد تک سیاسی رنگ لئے ہوئے ہے لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ وہ اس بحث کو جو صوبوں اور مرکز میں چل رہی ہے زیادہ نمایاں نہیں کرتے۔ البتہ پنجاب میں علیحدگی پسندی کی جو تحریک چل رہی ہے یا ہندو مسلمانوں کا آپس میں جو مناقشہ نمایاں طور پر سامنے آتا ہے ان باتوں کا ذکر وہ ضرور کرتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے وہ اپنی معلومات کو بھی جنہیں ان کی ذاتی معلومات کہا جا سکتا ہے' ان کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔

بھارت نے جس جس شعبۂ زندگی میں ترقی کی ہے اس کا ذکر وہ نہایت خوش دلی اور بشاشت سے کرتے ہیں۔ آخری حصے میں بھارت کے ساری دنیا سے جو روابط ہیں اور جس جس طرح بھارت آگے بڑھ رہا ہے اس کا ذکر خاص طور پر اور نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہاں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی بتایا ہے کہ کروڑوں آدمیوں کی بہبود کیلئے بھارت کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس بات پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے کہ بھارت میں جمہوریت اپنا تسلسل قائم رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ وہ اس بات سے مطمئن نہیں کہ غریب کی حالت پہلے سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکی۔

جہاں پر وہ اپنی تنقیدی رائے پیش کرتے ہیں وہاں پر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے محض بھارت کی خوبیاں پیش کرنے کے لئے یا بھارتیوں کو خوش کرنے کے لئے یہ کتاب نہیں لکھی۔ وہ بوفورس کے سکینڈل کا ذکر بھی کرتے ہیں اور سری لنکا میں نئی دہلی سے افواج بھجوانے کا بھی اور ان دونوں کو بھرپور طریق سے وہ اپنی تنقید میں شامل کرتے ہیں۔

کتاب اسی سال میکوٹن مینڈارن لندن نے شائع کی ہے۔

(ن ۔ س)

قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے۔ جسکی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔

## دین حق کی حقیقت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"دین حق کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی اور ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اس معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینے میں بھی اپنے (مذہب) اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی دین حق یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر، دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے، یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں، اور دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے اوپر رنج گوارا کر لیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام مالکؒ تھا، کنیت عبداللہ اور لقب امام دارالہجرت، سلسلہ نسب یوں ہے۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن حارث۔ آپ خالص عرب خاندان سے تھے۔ یہ خاندان جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز سمجھا جاتا تھا آپ مدینہ میں ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ مدینۃ النبی میں رہے۔ اور وہیں وفات پائی آپ مدینہ کے عالم۔ امام فقیہہ اور محدث تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ مدینہ میں امام مالک کے موجود ہوتے ہوئے اور کون فتویٰ دے سکتا ہے آپ امام شافعیؒ کے استاد تھے۔ امام شافعیؒ نے آپ کے متعلق فرمایا:۔

"تابعین کے بعد امام مالکؒ لوگوں کے لئے سب سے بڑی حجت ہیں امام مالک میرے استاد ہیں جب کوئی حدیث مالک کی روایت سے تم کو پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑو کیونکہ وہ علم حدیث کا ایک درخشاں ستارہ ہیں"

امام مالکؒ نے ربیعہ بن عبدالرحمن سے علم فقہ پڑھا اور متعدد علمائے حدیث مثلاً نافع مولے ابن عمرؓ زہریؒ۔ ابوالزنادؓ اور یحییٰ بن سعیدؓ انصاری سے علم حدیث کی تحصیل کی۔

آپ نے علم حدیث میں کتاب موطا تصنیف کی۔ اور اس میں فقہ کی طرز پر ابواب کو ترتیب دیا۔ موطا کے متعلق امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ کتاب اللہ کے بعد امام مالک کی کتاب سے زیادہ صحیح کوئی دوسری کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔

امام مالکؒ مسائل کے استخراج کے لئے صرف قرآن مجید اور حدیث پر اعتماد رکھتے تھے اور جس حدیث کی سند وہ صحیح سمجھتے تھے۔ اس سے استدلال کرتے تھے خواہ وہ ایسی روایت کیوں نہ ہو جسے ایک راوی نے روایت کیا ہو۔

آپ اہل مدینہ کے تعامل اور اقوال صحابہ کو قابل سند قرار دیتے تھے اور نص کی عدم موجودگی میں اپنے اجتہاد سے یا مصلحت عامہ کے تقاضا کے مطابق فتوے دیتے تھے۔

## آپ کے شاگرد

امام ابوحنیفہ کے خاص شاگرد امام محمد بن حسن امام مالک کے بھی شاگرد تھے۔ اسی طرح امام شافعیؒ بھی ان کے شاگرد تھے۔ ان کے علاوہ حسب ذیل فقہا ان کے شاگرد اور مقلد تھے یحیی اللیثی اندلسی انہوں نے آپ سے موطا کی روایت کی ہے۔ عبدالسلام تنوخی عرف سحنون۔ عبدالرحمن بن قاسم۔ عبداللہ بن وہب۔ اشہب بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن عبدالحکم امام صاحب کے ان شاگردوں کا ذکر جابجا ابن رشد کی کتاب بدایۃ المجتہد میں آتا ہے اس وقت امام مالک کے مقلدین کا سرمایہ علمی مدونۃ الکبریٰ ہے۔ جسے آپ کے شاگرد سحنون نے مرتب کیا ہے۔

امام مالک اپنی رائے کے اظہار میں کسی کے جاہ و جلال یا کسی کی تہدید و تہیب سے ہرگز نہ ڈرتے تھے اور اپنے ایمان و عقیدہ کی خاطر مصائب زمانہ کو بڑے صبر و استقلال سے برداشت کرتے تھے۔

یہ عباسی خلیفہ منصور کا زمانہ تھا لوگ اس وقت خلیفہ سے بدظن ہو چکے تھے اور محض فتنہ و فساد کے خوف سے یا لالچ میں آکر بیعت کرتے تھے۔ اور بعد میں بغاوت پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ اس صورتحال کے تدارک کے لئے خلیفہ نے بیعت میں یہ الفاظ بڑھا دیئے۔ کہ اگر میں دل سے بیعت نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق۔ امام مالک نے اس پر فتوے دیا کہ یہ تو جبری طلاق کی ایک قسم ہے اور جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ امام مالکؒ کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اس فتوے کو واپس لے لیں۔ لیکن آپ نے اس فتوے کو واپس لینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ آپ کو اس کی پاداش میں کوڑوں کی سزا دی گئی جو آپ نے نہایت صبر و استقلال سے برداشت کی۔

عام طور پر جب آپ کو کسی جزئی مسئلہ کے متعلق علم نہ ہوتا تو اس کے متعلق دریافت کرنے والے کو آپ صاف کہہ دیتے کہ "لا ادری" میں نہیں جانتا امام صاحب کے شاگرد ابن وہب کہتے ہیں کہ اگر میں امام کی "لا ادری" لکھتا تو شائد کتنی تختیاں بھر جاتیں۔

مالکی مذہب کا منبع مدینہ ہے۔ یہ پورے حجاز میں پھیل گیا لیکن بعد میں صرف مغرب اقصیٰ اور اندلس میں محدود ہو کر رہ گیا ابن خلدون نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے۔

"ان ملکوں کے فقہا کا منتہائے سفر حجاز رہا اور وہ اس سے آگے نہ بڑھے۔ اس زمانہ میں چونکہ مدینہ ہی علمی مرکز تھا اور عراق ان کے راستہ میں نہیں پڑتا تھا علاوہ ازیں خلافت بغداد سے ان علاقہ کی حکومتوں کو سیاسی رقابت تھی۔ اس وجہ سے بھی ان علاقوں کے رہنے والوں کا رُخ ادھر نہ ہوتا اس لئے انہیں جو کچھ سیکھنا تھا وہ علمائے مدینہ سے ہی سیکھا دوسرے یہ کہ مغرب اقصیٰ اور اندلس کے باشندے بدوی معاشرت کے دلدادہ تھے اور اہل عراق کے تمدن سے سروکار نہیں رکھتے تھے لہٰذا معاشرہ کی یکسانی کے سبب ان کا میلان طبع اہل حجاز کی طرف زیادہ تھا"

اس مذہب کا زیادہ تر عروج مغرب اقصیٰ۔ الجزائر۔ تونس۔ طرابلس بالائی مصر۔ سوڈان۔ بحرین اور کویت میں رہا ہے۔

## ایک لیڈی کلرک کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے لئے ایک لیڈی کلرک کی ضرورت ہے۔ خط اچھا ہو اور حساب میں ماہر ہو۔

ایسی خواتین یا بچیاں اپنی درخواستیں اپنی صدر صاحبہ کی وساطت سے ۲۷ نومبر تک بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

## کام کی باتیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول کی بعض قیمتی نصائح۔

۱۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استغفار۔ لاحول (اللہ تعالیٰ کی حمد) اور درود کو بہت توجہ سے پڑھو۔

۲۔ متکبر، منافق، کنجوس، غافل، بے وجہ لڑنے والے، کم ہمت، مذہب کو لہو و لعب سمجھنے والے اور بے باک لوگوں سے تعلق نہ رکھو۔

۳۔ نماز مومن کا معراج ہے۔ تمام عبادتوں کی جامع ہے کبھی اس میں غفلت نہ کرو۔ بے کس اور بے بس لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جاوے

۴۔ اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے۔ اور اپنے بڑوں کے ادب اور اپنے برابروں کی مدارات بقدر امکان کرو۔

۵۔ والدین اور افسروں کے راضی رکھنے میں کوشش کرو۔ جہاں تک دین اجازت دیوے۔

۶۔ باہمی تعارف بڑھاؤ۔

۷۔ انگریزی اور عربی بولنے کی مشق کرو اور عادت ڈالو۔

۸۔ ہر کام احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کرو۔

۹۔ نیک نمونہ بنو۔

۱۰۔ جو کام ہو صرف اللہ ہی کے لئے ہو۔ کھانا ہو یا پہننا۔ سونا ہو یا جاگنا۔ اٹھنا ہو یا بیٹھنا۔ دوستی ہو یا دشمنی۔

۱۱۔ ہر ایک مشکل میں دعا سے کام لو۔

۱۲۔ صرف جاذب بنو اور حیات بنو۔

اے میرے رحیم خدا مجھے ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

رب اجعلنی کاسمی۔

گندے لوگ خود دکھ پاتے ہیں۔ خدا کی خدائی میں ان سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبارِ احمدیہ

## درخواست دعا

• محترمہ ناصرہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بلڈ پریشر اور شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ کافی کمزور ہیں۔

• مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب مین بازار کینال پارک گلبرگ II لاہور کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔

• عزیزم مکرم بشارت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیّد والہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کا جنرل ہسپتال لاہور میں ٹانگ کا اپریشن ہو رہا ہے۔

• مکرم مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ ضلع تھرپارکر کے بڑے بیٹے عزیزم نوید احمد صاحب مبشر کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی ہے۔ اور بائیں بازو کی کلائی سے دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

قارئین الفضل ان سب بہن بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

## سانحہ ارتحال

• نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم حمید احمد صاحب ولد سعید احمد صاحب دارالنصر غربی بعمر ۲۰ سال مورخہ ۱۲ نومبر بروز اتوار دریائے چناب میں نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پا گئے ہیں۔ عزیز بہت خوش اخلاق، مہمان نواز اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ دین کے بارے میں غیرت رکھنے والے نوجوان تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ ایسے ہی فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے

عزیز کی نماز جنازہ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) نے بیت المہدی میں پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

• مکرم صوفی محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم میاں میراں بخش صاحب آف چک چھورہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ آپ نے ۱۹۵۴ء میں بیعت کی تھی تادم وفات بفضل خدا پوری پختگی کے ساتھ احمدیت کے نور سے وابستہ رہے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم عبدالرشید صاحب طارق جو مکرم میاں عبدالحکیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مغل پورہ کے بڑے فرزند تھے مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بعمر ۴۸ سال بمقام لیوٹن انگلستان بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔

آپ عرصہ ۲۷ سال سے انگلستان میں مقیم تھے۔ تکمیل تعلیم کے بعد برٹش ایرو ناٹیکل کمپنی انگلستان میں بطور انجینئر ملازم تھے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۳ نومبر جمعہ کی نماز سے قبل مکرم طارق صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضور انور نے نماز جنازہ کے بعد آپ کے بچوں کو ملاقات کا شرف عطا فرما کر ان سے انتہائی شفقت و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

مورخہ ۴ نومبر بروز ہفتہ جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان سے لاہور پہنچا اور اگلے روز مورخہ ۵ نومبر مکرم مولانا رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے گنج مغلپورہ میں اور اسی روز دوبارہ ۸/۳۰ بجے صبح حلقہ ماڈل ٹاؤن میں مکرم وسیم ظفر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

• مکرم حنیف احمد خاں ایڈووکیٹ وہاڑی کے برادر نسبتی مکرم ملک بشیر الدین صاحب مورخہ ۷ نومبر کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔

نماز جنازہ مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی نے پڑھائی۔ تدفین وہاڑی میں ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم چوہدری فرزند علی انور صاحب سابق کارکن دفتر صدر صاحب عمومی کا بیٹا زبیر احمد متعلم کلاس پنجم بعمر بارہ سال اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے بقضائے الٰہی مورخہ ۶ نومبر ۸۹ء وفات پا گیا ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور بچے کو غریق رحمت کرے۔

## توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جن احباب نے ادارہ الفضل سے مالی تعاون فرمایا ہے ان کے نام بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

• محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب باجوہ گوجرہ -/۱۰۰ روپے
• مکرم سید خالد محمود صاحب وائس صدر مسلم کمرشل بنک اسلام آباد -/۱۰۰ روپے
• محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن -/۵۰۰ "
• مکرم شیخ طارق محمود صاحب مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ -/۲۰۰ روپے
• مکرم شیخ شاہد محمود صاحب کریسنٹ جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ -/۱۵۰ "
• مکرم سرفراز احمد صاحب ناصر جنرل سٹور اوکاڑہ -/۱۰۰ روپے
• مکرم شیخ منیر احمد صاحب پرنس کلاتھ صدر بازار اوکاڑہ -/۱۰۰ روپے
• محترمہ نسیم اختر صاحبہ راولپنڈی -/۵۰۰ "
• مکرم ملک انور احمد صاحب راولپنڈی -/۱۰۰

محترم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہوی کا انتقال ۳ نومبر ۱۹۸۹ء کو رات ساڑھے سات بجے ہوا تھا۔ ۴ نومبر کو دن کے گیارہ بجے ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

## احباب سے گذارش

اخبار الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اور دنیا بھر میں احمدی گھرانوں تک پہنچتا ہے۔ آپ اپنی غمی خوشی کی خبریں۔ دعا کے اعلانات اور اہم اطلاعات اشاعت کیلئے ہمیں بھجوائیں۔ اور بلا تاخیر بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء دے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر — نزلہ و زکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت -/۸
راحتِ جان — تبخیرِ معدہ کی مفید و مجرب دوا۔ قیمت -/۱۴
تریاقِ معدہ — کھانا ہضم کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت -/۲، -/۱۴
تریاقِ نزلہ و زکام — نزلہ و زکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت -/۷
روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت -/۵

حبوب مفید اٹھراء قیمت -/۱۵، -/۴۵
اکسیر اولاد نرینہ قیمت -/۵۰
زرِ جامِ عشق قیمت -/۱۰۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

## ملکی خبریں

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارے مخالف امریکہ، صدر پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ تأثر دے رہے ہیں کہ صدر اور امریکہ اس کے خلاف ہے اس لئے اسے جانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وسیع البنیاد حکومت کی پیش کش مفاہمت کے جذبے سے کی گئی ہے۔ صرف اقتدار کی بات کرنا میں اپنی توہین سمجھتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے زرد صحافت بہت دیکھی ہے۔ اخبار کا رول اب مثبت نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن مطالبہ کرے ہم بتائیں گے کہ انکم ٹیکس کس نے چوری کیا ۷۷ء کے بعد کون تاجر بنا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں جرائم میں کمی ہوئی ہے۔ کوششیں کامیاب نہ ہوئیں تو حکومت سخت اقدامات کرے گی۔

● وزیر اعلیٰ نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم منافقت کی سیاست کرنے والوں کا حقہ پانی بند کر دیں گے۔ وفاداریاں بدلنے والوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائیگا۔

● گورنمنٹ کالج شکر گڑھ میں ہنگامہ کے نتیجے میں ایک طالب علم ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے ہنگامہ کی ابتداء ایک دکاندار اور طالب علم کے جھگڑے سے ہوئی۔

● اپوزیشن کے رہنما مسٹر عبد الغفور نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا ساتھ دینے والوں کے خلاف ریفرنس تیار ہو گیا ہے۔

● کراچی میں پولیس نے مظاہرہ کرنے والے پروفیسروں اور لیکچراروں پر لاٹھی چارج کیا ۲۱ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

## غیر ملکی خبریں

● چیکوسلواکیہ کے دار الحکومت پراگ میں حکومت کے خلاف ایک اور مظاہرہ ہوا ہے۔ جو تین دن میں تیسرا مظاہرہ ہے۔ کم از کم بیس ہزار افراد نے شہر میں مارچ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ کمیونسٹ پارٹی استعفےٰ دے۔ نیز انہوں نے پولیس کی مبینہ سفاکی کے خلاف احتجاج کیا۔ متعدد لوگوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

● مشرقی جرمنی اور بلغاریہ میں سیاسی تبدیلیوں کے لئے مزید مظاہرے ہوئے ہیں۔ دونوں ملکوں میں آزاد انتخابات اور کمیونسٹ پارٹی کی بالادستی کو ختم کرنے کے حق میں ہزاروں افراد نے جلوسوں میں شرکت کی۔

۳۰ لاکھ سے زیادہ مشرقی جرمنوں نے سفر کی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اختتام ہفتہ مغربی جرمنی اور مغربی برلن میں گذارا۔

● مسٹر راجیو گاندھی نے رائے عامہ کے اندازوں کی تردید کی ہے۔ کہ کانگرس ہار جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ آخری فیصلہ ووٹروں کے ہاتھ میں ہو گا۔


عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

**مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)

• گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶

• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی


## نادار مریضوں کے علاج کیلئے عطایا کی تحریک

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلاتمیز مذہب و ملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو۔"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصینِ احمدیت کے عطایا پر منحصر رہی ہے۔ مستحق مریضوں کی امداد کیلئے صدقہ کی رقوم احبابِ جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج اور ضرورت مند بندے کی مدد خالقِ دو جہاں کی مدد کے مترادف ہے۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ عطایا برائے مستحق مریضان کی مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ فضلِ عمر ہسپتال خدمتِ خلق کے کام کو جاری رکھ سکے۔

ایڈمنسٹریٹر
فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

## فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

| نمبر شمار | نام آسامی | تعداد | گریڈ |
|---|---|---|---|
| ۱ | پیتھالوجسٹ | ۱ | ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰ |
| ۲ | ریڈیالوجسٹ | ۱ | ۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰ |
| ۳ | الیکٹریشن | ۱ | ۱۰۹۸ - ۳۰ - ۱۳۸۶ - ۳۶ - ۴۳۸ - ۲۴ - ۵۴۶ |
| ۴ | ڈینٹل ٹیکنیشن | ۱ | ۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰ |
| ۵ | فیمیل نرس | ۳ | ۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰ |
| ۶ | اپرنٹس فیمیل | ۴ | ۳۶۰ بالمقطع |

● ــــــ ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ


• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد • اٹھرا
• گرمی • سوزاک
• گیس
کا علاج کرنے والے

حضرت حکیم نظام جان کا
**مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)
حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی ملتان

ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
**حکیم عبد الحمید اعوان**
مطب میں حاضر ہوتے ہیں